حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

اِیمان کی سلامتی اَور خدا کے قہر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ بُرائی کو کم اَز کم دل سے بُرا جانے، اَمر بالمعروف کے ساتھ نہی عن المنکر بھی ضروری ہے۔ صرف دعوت سے بھی کایا پلٹ جاتی ہے، اِسلام کی پسند سب کی پسند اَور ناپسند سب کی ناپسند، عام لوگوں اَور حکومت کی دعوت میں فرق

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 43 سائیڈ A 1985 - 01 - 11)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ **والذی نفس بیدہ** قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم ضرور امر بالمعروف کروگے برائی سے منع کرتے رہوگے یا پھر اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرمائے گا اس کے بعد تم خدا سے دُعاء کروگے اور دُعاء قبول نہ ہوگی۔ (اس بات کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو) گویا خدا کے عذاب سے بچایا ہے اور اِس اُمت کو فرمایا گیا **کنتم خیر اُمة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر** تم بہترین اُمت ہو بھیجے گئے ہو لوگوں کے لیے اور تم یہ کام کرتے ہو کہ نیکی کی ترغیب کرتے ہو اور بُرائی سے بچاتے ہو۔

مبلغ اور داعی کے لیے اہم ہدایت :

اب اگر کوئی آدمی یہ سمجھتا ہے کہ میں اگر کسی سے کسی بات کو کہتا ہوں اور وہ بات بری ہے تو وہ نہیں مانتا اور کسی سے کہتا ہوں کہ یہ اچھی بات ہے ایسے کرلو وہ نہیں کرتا اُسے، تو پھر میں کیا کروں، کہا جائے گا اُس سے کہ تو یہ کام کرتا ہی رہ اور دل کا پھیرنا نہ پھیرنا یہ خدا کے اختیار میں ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو آدمی کرے گا وہ اپنے آپ کو اُس آدمی

سے بہتر جان کر نہیں کر سکتا کیونکہ بہتری کا تو بعد میں پتہ چلتا ہے اور انجام کا پتہ نہیں کسی کو کہ کیسا ہوگا تو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کس لیے کرے گا کس طرح کرے گا دل میں کیا بات ہوگی؟ دل میں یہی بات ہوگی کہ خدا کا حکم ہے اور میں اس کی اطاعت کر رہا ہوں..................اس سے زیادہ سمجھنا اپنے آپ کو کہ میں بہتر ہوں کیونکہ میں یہ کام کرتا ہوں نیکی کا اور وہ بہتر نہیں ہے کیونکہ وہ یہ نیکی نہیں کر رہا، یہ اگر خیال دل میں آئے تو پھر استغفار کرنا چاہیے کیونکہ اگر نیکی کی قیمت آجائے اپنے ذہن میں تو یہ اُس نیکی کو فنا کر دیتی ہے تو جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کام کر ہی رہے ہیں وہ اپنے دل میں بس یہ نیت رکھیں گے کہ خدا کا حکم ہے اس لیے کر رہا ہوں۔ خدا کا حکم ہے کہ جو مسئلہ معلوم ہو وہ بتلا دیا جائے اس لیے بتلا رہا ہوں اب وہ مذاق اُڑاتے ہیں یا نہیں مانتے، ہنستے ہیں وہ اُن کا فعل ہے۔

دعوت کے طریقے مختلف ہیں :

اور طریقے مختلف ہیں سمجھانے کے یعنی ایک آدمی دوسرے آدمی کو جو سمجھائے گا وہ ایسے انداز سے سمجھائے کہ بات اثر انداز ہو دوسرا آدمی ضد میں نہ آئے۔ بہت سے بہت یہ کہ مذاق اُڑائے گا، مذاق اُڑا لے تو کوئی حرج نہیں۔ اس کا بُرا نہیں ماننا تو گویا طریقہ ملحوظ رکھنا پڑے گا کہ کیسے کہا جائے، چھوٹے سے کیسے کہا جائے.............گھر میں کیسے کہا جائے اور جب اولاد چھوٹی ہو پھر کیسے کہا جائے جب وہ بڑی ہو چلے تو پھر کیسے کہا جائے، بہت بڑی ہو جائے تو پھر کیسے کہا جائے۔ تمام چیزوں کا وہ خیال رکھے، پڑوسیوں سے کیسے اجنبیوں سے کیسے۔ اُدع الی سبیل ربك بالحكمة اللہ کے راستے کی طرف بلاؤ حکمت کے ساتھ والموعظة الحسنة بہتر انداز میں وعظ کہہ کر، بہتر انداز میں نصیحت کر کے بلاؤ اور اس طرح سے اگر کرو گے تو پھر یہ ہوگا کہ وہ ماننے لگیں گے بات، بلکہ ایک جگہ تو آتا ہے کہ فاذا الذی بینك وبينه عداوة كانه ولی حميم . آپ کی اگر اُس کے ساتھ عداوت بھی ہے تو پھر رفتہ رفتہ وہ ایسے ہو جائے گا جیسے کہ وہ بڑا گرم جوش ساتھی ہے، بڑا گرم جوش دوست ہے ولی حميم. یہ تبدیلی آتے آتے ایسی حالت ہو جائے گی۔ اور سب چیزوں میں دیکھنا پڑے گا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کیسے کیا، تو یہ تو ہوا عام لوگوں کا حال۔

عام لوگوں اور حکومت کی دعوت میں فرق ہے :

اور ایک طریقہ ہے وہ جو حکومت کرتی ہے۔ اس میں سختی بھی ہوتی ہے اور اس کا اُسے اختیار ہوتا ہے اور وہ سختی چلتی ہے باقی عام لوگ آپس میں تبلیغ جب کریں تو سختی نہ کریں، حکومت سختی کرے گی اگر اُسے پتہ چل جائے کہ کسی نے روزہ نہیں رکھا تو وہ اُسے بند کر دے گی قید میں اور سحری کے وقت دیں گے کھانا پینا اور افطار کے وقت دیں گے کھانا پینا۔ باقی روزہ رہے گا اور اگر کوئی ضدی ہے تو وہ یہ کہے گا کہ میں تو روزہ کی نیت ہی نہیں کرتا جب قید میں ہو جیل میں ہو پھر ایسی بات کہے تو اس کا

مطلب ہے وہ بندہ منکر ہوگیا ہے۔ پھر تو اس کو سمجھایا جائے گا کہ یہ کفر ہے جو تو باتیں کرتا ہے سمجھایا جائے گا نہیں مانے گا تو پھر (مرتد) کافروں کا جو حکم ہے وہ چلے گا اُس پر۔ ورنہ تو مسلمان کے بارے میں تو یہ گمان ہے کہ جب اُسے پتا ہے کہ مجھے اب (کھانا) مل رہا ہے اور پھر شام کو ملے گا تمام دن میں بھوکا رہا روزہ کی نیت پھر بھی نہ کرے تو یہ بعید بات ہے۔ تو اس طرح کا کام جو ہے حکومت کر سکتی ہے یا ماں باپ اگر چل جائے بس ان کا، تو وہ کر سکتے ہیں ورنہ وہ بڑا بچہ ہے گھر سے بھاگ جائے گا۔ لیکن جیل میں ڈالنا اور اس جیسے کام کرنا یہ حکومت کے فرائض میں ہے اور اس کو ہی اختیار ہے اس کا۔

صرف پیغام اور دعوت سے بھی کایا پلٹ جاتی ہے :

ہم تو مکلّف اس کے ہیں کہ پیغام دیتے رہیں اور پیغام دینے ہی سے کایا پلٹ سکتی ہے۔ قوموں کی کایا پلٹ ہوگئی ملکوں کی کایا پلٹ ہوگئی۔ ملائیشیا میں کون سی فوجیں گئی ہیں اور اِدھر یہ انڈونیشیا میں کون سی چڑھائی ہوئی ہے کون سی جنگ ہوئی ہے وہاں تو صرف اخلاق اور عمل اور تقوی اور عبادتیں اور عقائد اور معاملات، حسنِ معاملہ، دیانتداری۔ تاجر یہ لوگ پہنچے ہیں انہی کو دیکھ کر وہ لوگ مسلمان ہو گئے تو حق تعالیٰ نے تبلیغ ضروری قرار دیدی۔ اگر حکومت بھی کہنا بند کر دے اور ہم بھی کہنا بند کر دیں حکومت تو ہماری مختلف لوگوں کی آتی رہتی ہے اور مختلف قسم کے لوگ آتے ہیں جو دیندار ہے وہ زور دے دیتا ہے دین کی طرف جو دیندار نہیں ہے وہ دین کی طرف زور نہیں دیتا اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ دین کی طرف زور بھی دیتا ہے خود ہی نہیں جانتا دین کو تو اپنے اپنے درجہ میں رہتے ہوئے ہر کوئی دین پھیلائے اسی طرح دین پھیلا ہے۔

امر بالمعروف کے ساتھ نہی عن المنکر نہ کیا تو عذاب آئے گا :

اور اگر یہ نہیں کرو گے جو کہ ہر آدمی کر سکتا ہے تو پھر یہ وعید خدا کی طرف سے ہے پھر عذاب آئے گا اور پھر یہ ہوگا کہ خدا سے دُعاء مانگو گے دُعاء قبول نہیں ہوگی یہ گویا ایک طرح سے ادبار آ گیا کہ تم نے گویا زبان ہی نہیں ہلائی کسی کو بتایا ہی نہیں کہ خدا کا یہ پیغام ہے خدا کی یہ تعلیم ہے کہ یہ چیز چھوڑ دو کیونکہ یہ گناہ ہے، یہ چیز کرو کیونکہ یہ اچھی ہے۔

عقلاً اسلام کی پسند سب کی پسند، اس کی ناپسند سب کی ناپسند :

تو اسلام میں جو اچھائی بنی ہے وہ ایسی ہے کہ ساری دُنیا اُسے کہتی ہے کہ اچھا ہے جو اسلام نے کہا بُرائی ہے پوری دنیا کہتی ہے برائی ہے۔ وہ علاقے جن میں کوئی تمیز نہیں ہے پاکی ناپاکی کی، حیا بے حیائی کی، زنا اور بدکاری کی، نسل کی، نسب کی، کسی چیز کی پہچان نہیں تھی۔ سب کی آزادی تھی ان علاقوں میں بھی اُن کے بادشاہوں میں اُن کے بڑے لوگوں میں ممنوع ہیں وہ چیزیں جو اسلام نے منع کی ہے تو اسلام نے جو چیز منع کی ہے وہ عقلاً پوری دُنیا میں منع ہے اور جسے اسلام نے اچھا کہا ہے اُسے پوری دُنیا اچھا کہتی ہے تو پھر مسلمانوں کو عمل کرنے میں اور تبلیغ کرنے میں شرم کسی چیز کی ہے۔ شراب

منع ہے پوری دُنیا کے جو عقلمند لوگ ہیں وہ سب بھی اس بات کو مانتے ہیں۔ اور اب بھی ان لوگوں کے یہاں یہ نہیں ہے کہ نشہ میں دھت ہو کر آ کر تقریر کر رہے ہیں (مگر کم کم)۔ اسی طرح اور بھی بری چیزوں پر پابندیاں ہیں اگر وہ اس پابندی سے آگے بڑھ جائیں تو وہ اس عہدہ پر نہیں رہ سکتے ذرا سی بات اُن کے کردار کے خلاف پائی جائے تو شورش ہو جاتی ہے معطل ہو جاتا ہے۔ اس کے منصب کے مناسب چیز تھی وہ نہیں کی اُس نے یا اپنے منصب کا ناجائز استعمال کیا تو اعتراض کھڑا ہو جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ جسے اسلام نے اچھا کہا ہے پوری دُنیا اُسے اچھا کہتی ہے۔ یہ زنا کاری شاہی خاندانوں میں نہیں ہوتی برطانیہ میں[1] وہ خاندان ہی میں کرتے ہیں شادیاں اور کیا کیا پابندیاں ہیں اس قسم کی، ورنہ وہ اِن (شاہی) مراعات سے محروم ہو جاتے ہیں ناخلف ہو جاتے ہیں۔

خالق کا اثر مخلوق پر :

اور جو باتیں خدا کو ناپسند ہیں تو اللہ نے انسان کے اندر بھی کوئی چیز ایسی رکھی ہے جو اسے قبول کرتی ہے اور جو خدا کو ناپسند ہیں انسان میں خدا نے ایسی چیز رکھی ہے کوئی، جو تسلیم کرتی ہے کہ ہاں یہ چیز ٹھیک نہیں ہے بُری ہی ہے تو جب یہ بات ہوئی تو پھر مسلمان کو تبلیغ سے تعلیم سے رُکنے کا کوئی جواز نہیں۔ آقائے نامدار ﷺ کا ارشاد ہے **اذا عملت الخطیئة فی الارض** جب کوئی گناہ کا کام زمین پر ہوتا ہے **من شھد ھا فکرھھا کان کمن غاب عنھا** جو وہاں موجود بھی ہو اور اسے ناپسند کر رہا ہو دل سے، کم از کم دل سے، زبان سے وہ نہیں بول رہا زبان سے بولے گا تو اس کے ساتھ بھی وہ جواب میں بولے گا، ہاتھ چلانا یا ہاتھ سے روکنا یہ تو بڑی بات ہے ''کرہ'' صرف دل میں اُسے ناپسند کرے تو پھر **کان کمن غاب عنھا** وہ خدا کے نزدیک ایسے ہوگا جیسے وہ اُس بُرائی میں شامل نہیں ہے، وہاں گویا موجود ہی نہیں ہے اور اگر شام کو اطلاع پہنچی اور وہ لوگ بڑے خوش ہوئے اس برے کام پر، حالانکہ اس وقت موجود نہیں تھے شام کو انھیں خبر مل رہی ہے فرمایا **و من غاب عنھا فرضیھا کا ن کمن شھد ھا** یہ ایسے ہوگا خدا کے نزدیک کہ جیسے یہ اُس گناہ میں شامل ہو گیا تو یہ بدنصیبی ہوگی کہ اس نے بُرائی کو بُرائی نہیں کہا نیکی کو نیکی نہیں کہا تو **کان کمن شھد ھا** تو یہ خدا کے نزدیک محبوب نہیں رہتا تو بُرائی پر رضامندی بھی خدا کو پسند نہیں ہے برائی جب دیکھے تو کم از کم دل میں تو اُسے بُرا جانے تو اپنا ایمان تو اُس کا سلامت رہے گا اور خدا کا جو قہر ہے وہ آنے سے رُکا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر استقامت دے اور اعمالِ صالحہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ اختتامی دُعاء........................

☆☆☆

[1] یعنی عقلاً اور قانوناً ممنوع ہیں نہ کہ عملاً، حضرت اقدس رحمہ اللہ کی مراد بھی یہی ہے۔ محمود میاں غفرلہٗ